

نعمت علی کوٹھہر کیا۔ سہیل بھائی میں بشیر احمد و اظہر رفیق کو شہید کیا۔ صبح کی نماز پڑھتے ہوئے رمضان المبارک میں مسجد منزل گاہ سکھس پر بم مارا۔ دو مسلمان شہید اور متعدد زخمی ہوئے۔ مولانا محمد اسلم قریشی کو اغوا اور قتل کیا۔ مرزائی اس قسم کی بے شمار دہشت گردیوں کے مرتکب ہوتے رہتے ہیں۔ پھر ان غنڈہ گردیوں کے باوجود خود کو عالمی اداروں کے سامنے مظلوم ظاہر کرتے ہیں۔ جیسا کہ حال ہی میں پاکستان کا دورہ کرنے والے "انٹرنیشنل جیورسٹس" کے سامنے بھی اسی دھوکہ دہی سے کام لیا۔

ان کی دہشت گردی اور واردات کے بہت سے واقعات آپ کو ذاتی طور پر اخبارات و رسائل کے ذریعہ یا قرب و جوار میں پیش آنے کی بنا پر معلوم ہوں گے۔

"عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت"، ایسے المناک واقعات پر مشتمل ایک یادداشت مرتب کرنا چاہتی ہے۔ آپ اس اس سلسلہ میں اپنی ذاتی معلومات، اخبارات و رسائل کے کٹنگ، دوست و احباب سے سنے ہوئے واقعات تحریری طور پر بھیج کر اس مٹی خدمت میں تعاون فرمائیں۔ (مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان)

علامہ سمعانی سے ملاقات | مابینامہ الحق میں مولانا عبدالقیوم حقانی کی تحریر "علامہ سمعانی سے ملاقات"

ایک نہایت ہی مفید اور حسین سلسلہ ہے۔ علامہ ابو سعید عبدالکریم بن محمد السمعی کی کتاب "الانساب" کا قلمی نسخہ جو دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کے کتب خانے میں محفوظ ہے، اپنے موضوع کی جدت اور اہمیت کے پیش نظر اس لائق ہے کہ اسے زیور طبع سے آراستہ کیا جائے۔ جس میں موشیوں، کسانوں، چرواہوں، دست کاروں صنعت کاروں، تاجروں، کاریگروں، پارچہ بانوں، پارچہ فروشوں، درزیوں، دھوبیوں، روغن سازوں اور روغن فروشوں، قصابوں، حلوائیوں، آٹا پیسنے والوں، صابون سازوں اور صابون فروشوں، صیقل گروں، شیشہ گروں، لوہاروں، بڑھائیوں، لکڑہاروں، شکاریوں اور مزدوروں، الغرض معاشرے کے مختلف پیشوں سے منسلک اور مختلف طبقوں سے تعلق رکھنے والے مشاہیر علماء، فقہاء، محدثین، مفسرین، معلمین اور ائمہ اسلام کے عجیب اثرا گیز اور انقلاب آفرین تعارفی حالات ۱۰۰۶ قلمی صفحات پر پھیلے ہوئے ہیں۔ جہاں مذکورہ بالا طبقات سے متعلق مشاہیر اسلام کو متعارف کرانے کا سہرا علامہ سمعانی کے سر ہے۔ وہاں علامہ سمعانی اور ان کی قلمی تحریر "الانساب" کو اردو میں متعارف کرانے کا سہرا فاضل اجل مولانا عبدالقیوم حقانی فاضل و مدرس دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کے سر بندھتا ہے۔ علامہ سمعانی کا حقیقت بیان قلم ہے اور اس پر مستزاد مولانا عبدالقیوم حقانی کے طرز بیان، اللہ اللہ! ایسا نقشہ کھینچتے ہیں جیسے قاری خود علامہ سمعانی کی اس بوقاموں محفل علم میں حاضر ہے اور علامہ ہر پیشہ سے تعلق رکھنے والے علماء کا تعارف قاری سے کر رہے ہیں۔

یہ ایک عجیب اثر آفرین تذکرہ ہے۔ اور اس کے مطالعہ سے یہ حقیقت واشگاف ہوتی ہے کہ قرون

ادنیٰ کے علماء و محققین خواہ کسی بھی عہدہ اور پیشہ سے تعلق رکھتے ہوں۔ کوئی فاضل ہو مفتی ہو۔ روشن سنا
اور مابلون ساز ہو۔ تاجر یا مزدور ہو تدریس اور معلمی کا کام نہ کرتا ہو اس زمانہ میں یہ بات ناقابلِ فہم تھی۔
ایک آج کا دور ہے کہ موچی، نانائی، قصاب، دھوبی، درزی، روغن ساز یعنی تسلی۔ بومار۔ بڑھئی
مزدوری اور دکانداری کا پیشہ ہندو کے زیر اثر رہنے کی وجہ سے اس قدر نیچ سمجھا جاتا ہے کہ وہ علوم
ہونے حاصل کرنے کا اہل ہی نہیں سمجھا جاتا اور خود ان پیشوں سے تعلق رکھنے والے بھی یہ سمجھتے ہیں کہ علم دین کا
کمران کا کام نہیں ہے ان کا کام تو یہی پیسے (دولت) کمانا ہے۔ یہ تو بس علماء و فضلاء کے خاندانوں سے تعلق
رکھنے والے افراد کا کام ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ پیشے اسی بہارت کی وجہ سے میچ اور حقیر ہو گئے۔ اگر یہ پیشہ ور
پنے پیشوں کے ساتھ ساتھ خود علم حاصل کرتے اور علم کی اشاعت بھی کرتے دوسروں کو بھی علم بانٹتے تو علم کی
برکت سے کبھی میچ اور حقیر ذلیل نہ گردانے جاتے۔

اسلام میں شہید کے ہو کی بڑی اہمیت ہے۔ لیکن علم کی اہمیت اس سے بھی بڑھ کر ہے۔ شہیدوں
کے لہو سے قوانین بنتی ہیں ع

شہید کی جو موت ہے وہ قوم کی حیات ہے
لیکن علم شہیدوں کو بناتا ہے علم شہید پرور ہے۔ تو کیا علم ان پیشوں سے تعلق رکھنے والوں کو معزز نہیں
بنا سکتا؟ بقول اقبال ؎

وہ زمانے میں معزز تھے مسلمان ہو کر
اور تم خوار ہوئے تارک قہر آں ہو کر

آج اس بات کا رونا ہے کہ پاکستان میں خواندگی کی شرح بہت کم ہے۔ میرے نزدیک اس کا ایک ہی حل ہے
کہ ماضی کی طرح ہر پیشے سے تعلق رکھنے والے علم کے حصول اور علم کی اشاعت کو اپنا فریضہ سمجھیں بلکہ پیشہ بنالیں۔
صدر برصغیر سے لے کر ایک ادنیٰ چمڑا سی (اگر وہ پڑھا لکھا ہے) تک اپنے ناخواندہ متعلقین کو روزانہ ۱۵ منٹ
بھی پڑھائیں تو خواندگی کا گراں کہیں سے کہیں پہنچ سکتا ہے۔ میرے خیال میں علامہ سمعانی کی کتاب "الانساب"
کی وسیع پیمانے پر اشاعت و ترویج بھی اس مسئلے کا ایک حل ہے۔ اخبارات و رسائل اور ریڈیو ٹی وی کے
ذریعے اس کی وسیع پیمانے پر اشاعت کی جائے تاکہ ہمارے عوام میں حصولِ علم کا جذبہ موجزن ہو۔ حصولِ علم کسی ایک
فائدان کی میراث نہیں ہے۔ یہ سب مسلمانوں کی مشترکہ میراث ہے۔ اس میں سب کا حصہ ہے یہ الگ یا جگہ کہ
دیتے ہیں بادہ ظرف قدر خوار و کچھ کہ

آج کل کے تاجر، صنعت کار اور مالدار زیادہ سے زیادہ یہ کرتے ہیں کہ چندہ کے ایک مدرسہ کھول

دیتے ہیں لیکن نہ تو خود علم حاصل کرنے کی ضرورت محسوس کرتے ہیں اور نہ اپنی اولاد کو ان مدارس میں بھیجتے ہیں انہیں سکولوں کالجوں بلکہ کیٹرٹ کالج وغیرہ بھیجتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ اس ملک میں رائج اس دہرے تہرے نظام تعلیم سے بھی تعلیم کی اشاعت بڑھی نہیں ہے۔ بلکہ محدود ہو کر رہ گئی ہے۔ جب تک پاکستان بلکہ تمام اہل اسلام میں بلا لحاظ امیر غریب اور حاکم و محکوم یکساں نظام تعلیم یعنی اسلامی نظام تعلیم رائج نہیں کیا جائے گا خود اندگی کی شرح میں اضافہ ناممکن ہے۔

پھر اس تذکرے میں آج کل کے معلمین اور متعلمین کے لئے بھی ایک سبق پنہاں ہے وہ یہ کہ تعلیم و تعلم کے ساتھ ساتھ بچائے دوسروں کے دست نگر بننے کے بقول اقبالؒ

اپنی دنیا آپ پیدا کر اگر زندوں میں ہے

حصول علم کے سلسلے میں میرے ساتھ میرے والد صاحب سید عبدالواحد صاحب نور اللہ مرقدہ کی مثال ہے آپ نے ۸۰ سال عمر پائی۔ اسلامیات پر کتب پڑھنے کا شوق تو آپ کو شروع ہی سے تھا لیکن آخری عمر میں آپ کو قرآن شریف حفظ کرنے کا شوق پیدا ہو گیا تھا۔ بار بار ایک ہی آیت کو دہراتے بلکہ ایک ایک لفظ کو بار بار دہراتے۔ وفات سے کچھ عرصہ پہلے عربی سیکھنے کا شوق پیدا ہو گیا تھا۔ کاغذ قلم ہاتھ میں اور عبدالرحمن طاہر سورتی کی کتابیں ”پیارے نبی کی پیاری زبان“ نظر کے سامنے۔ الفاظ کے معنی اور گردانیں کا پیوں کی کا پیوں لکھ لکھ کر آپ نے سیاہ کر ڈالیں۔ غالباً آپ کے پیش نظر یہ حدیث تھی کہ:-

”جو علم کے حصول کے لئے نکلا اور اسے موت آگئی وہ شہید ہے“ چھپے دنوں انتقال کر گئے۔ آپ علم کی راہ کے شہید تھے۔ قارئین سے مغفرت کی دعا کی درخواست ہے۔

بروفیسر حافظ خالد محمد ترمذی۔ ٹانک

تہافت المغرب | امام غزالی کی تہافت الفلاسفہ کی طرز پر مغربی افکار و نظریات، مغربی تہذیب معاشرت مغربی تمدن، مغربی قوانین و اجتماع پر اسلامی نقطہ نظر سے تنقید و تعاقب اور اس کے مقابلہ میں اسلام کے انفرادی و اجتماعی نظام کی جامعیت اور فضل و تفوق۔

ڈاکٹر عبدالرحمن نجم ماہر نفسیات کی تازہ ترین تالیف ۳۱۶ صفحات پر مشتمل کتاب تہافت المغرب درج ذیل پتہ پر مفت طلب کی جاسکتی ہے۔

ڈاکٹر عبدالرحمن نجم۔ ۲۲۔ افتخار جنجوعہ کالونی۔ کھاریاں چھاؤنی۔

اعلان گم شدہ | میرا بیچہ خان بادشاہ عرصہ دراز سے لاپتہ ہے جس صاحب کو بھی اس کے سلسلہ میں معلومات ہوں اندراہ کرم درج ذیل پتہ پر رابطہ قائم کریں۔ اصل بادشاہ۔ موضع تجوڑی تحصیل بکی مروت